طرح اس کا اجارہ بھی ناجائز ہے۔

۲-قرض اور بیع یا قرض اور اجارے کو ملا کر معاملہ کرنا جائز نہیں ہے۔

۳-قرض دے کر اس سے کوئی نفع حاصل کرنا حرام ہے۔

ان اصولوں کو سامنے رکھ کر غور کیجیے تو معلوم ہوگا کہ آپ نے جس معاملے کے بارے میں سوال کیا ہے وہ ان تینوں اصولوں کے خلاف ہے۔ جو دکانیں ابھی موجود نہیں ہیں، ان کو کرایے پر دینے کا معاملہ ایک ایسی شے کا معاملہ ہوگا، جو معدوم ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ وہ متمول مسلمان جو رقم لگائیں گے، اس کی حیثیت قرض ہی کی ہوگی۔ لہٰذا، یہ معاملہ دوسرے اصول کے بھی خلاف ہوگا، قرض کے معاملے میں اجارہ بھی داخل ہوگا جو غلط ہے۔ اور جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ وہ صاحبِ ثروت مسلمان اس معاملے پر اس لیے تیار ہوں گے کہ متولیوں کو کرایہ کم دیں اور من مانے کرایے پر ان دکانوں کا دوسروں سے معاملہ کر کے اپنی قرض دی ہوئی رقم پر نفع حاصل کریں، لہٰذا یہ معاملہ تیسرے اصول کی رُو سے بھی حرام ہوگا۔ (مولانا سیّد احمد عروج قادری)

غیر مسلموں کے برتن

سوال: معاشرتی زندگی میں [خصوصاً غیر مسلم ممالک میں] اکثر اوقات غیر مسلموں سے سابقہ پیش آتا ہے اور بہت سے مواقع پر باہم کھانے پینے کی نوبت آتی ہے۔ اس ضمن میں اُن کے برتنوں کے استعمال کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: برتن کی پاکی اور ناپاکی کے سلسلے میں اصولی طور پر تین باتیں پیش نظر رکھنی چاہییں:

۱- برتن دو وجوہ سے ناپاک ہوتا ہے۔ یا تو اس لیے کہ اس کو استعمال کرنے والا وہ ہے جس کا جھوٹا ناپاک ہو، مثلاً: کتّا، سوّر وغیرہ، یا اس لیے کہ: اس میں جو چیز رکھی جائے وہ خود ناپاک ہو، مثلاً برتن میں خون یا شراب رکھ دی جائے۔

جہاں تک غیر مسلموں کی بات ہے تو ان کے جھوٹے ناپاک نہیں ہوتے۔ تمام انسانوں کے جھوٹے پاک ہیں اور اس میں مسلم اور کافر کا کوئی فرق نہیں ہے (الدر المختار علی ردّ المختار، ج۱،ص ۲۱۵)۔ اس لیے ظاہر ہے کہ ان کے برتن اس وجہ سے تو ناپاک نہیں ہو سکتے۔

جہاں تک ناپاکی کی دوسری وجہ ہے تو چونکہ مشرکین کے ذبیحے اور اہلِ کتاب کے وہ ذبیحے جن پر حضرت مسیح علیہ السلام کا نام لیا جائے حرام اور نجس ہیں۔ اس لیے اس کا امکان موجود ہے کہ شاید برتن ان کے لیے استعمال کیے گئے ہوں۔ اسی طرح بعض قوموں میں کتے، سؤر وغیرہ بھی کھائے جاتے ہیں، ان کے برتنوں کے بارے میں بھی اس شبہے کی گنجایش ہے۔

۲- عام حالات میں ان ناپاکیوں سے پاکی کے لیے صرف اس قدر کافی ہے کہ ان کو دھو لیا جائے، اور عادتاً ہر قوم میں کھانے کے بعد برتن دھو بھی لیے جاتے ہیں۔ ان برتنوں کے دھونے میں پاکی کی نیت اور ارادہ بھی ضروری نہیں، فقط دھو لینا ہی کافی ہے، چاہے مسلم دھوئے یا غیر مسلم۔

۳ - ناپاکی کا فیصلہ محض شبہہ کی بنا پر نہیں کیا جاسکتا، تا آنکہ اس کے لیے کافی قوی وجہ نہ ہو اور نہ شریعت ان احکام میں ضرورت سے زیادہ کھوج کرید اور تجسس کو پسند کرتی ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ سفر میں ایک صاحب نے مقامی باشندے سے پانی کے ایک گڑھے کے بارے میں سوال کیا کہ: ''اس سے درندے تو نہیں پیتے ہیں؟'' حضرت عمرؓ نے اس کا جواب دینے سے منع فرما دیا۔ (موطا امام مالک)

لہٰذا، جب تک قرائن کی روشنی میں برتن کے ناپاکی کے لیے استعمال کیے جانے کا غالب گمان نہ ہو اور برتن دُھلا ہوا بھی نہ ہو، اس بات کا گمان غالب ہو کہ اس کے لیے ناپاک پانی استعمال کیا گیا ہوگا، اس وقت تک اس کو ناپاک شمار نہیں کیا جاسکتا۔ اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں اہلِ ذمّہ پر یہ شرط بھی عائد کی تھی کہ وہ ان کی طرف جانے والے مسلمان قافلوں کی ضیافت کریں (موطا امام مالک)۔ ظاہر ہے کہ اس ضیافت کے لیے انھی کے برتن استعمال کیے جاتے تھے۔ البتہ، جس جگہ ناپاکی کا احتمال زیادہ ہو، جیسے یورپ وغیرہ میں، جہاں کہ سؤر کی چربی کا مختلف قسم کی غذاؤں میں بہ کثرت استعمال ہوا کرتا ہے، وہاں احتیاطاً ان کے برتنوں سے بچنا چاہیے۔ (مولانا خالد سیف اللہ رحمانی)

کتاب نما

حدائق الریحان، حسان بن ثابت، منظوم ترجمانی: پروفیسر رئیس احمد نعمانی۔ ناشر: گوشہ مطالعات فارسی، پوسٹ بکس ۱۱۴، علی گڑھ-۲۰۲۰۰۱، بھارت۔ صفحات: ۶۲۔ قیمت: درج نہیں۔

زمانۂ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں جن شعرا کو نعتِ رسولؐ لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی، ان میں نمایاں ترین نام حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہے۔

ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی، مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ کے بلند پایہ اساتذہ میں سے ہیں۔ جو نہ صرف عربی اور فارسی ادبیات کے عالم اور محقق ہیں، بلکہ قادرالکلام شاعر بھی ہیں۔ انھوں نے حضرت حسانؓ کے قصائد سے سیرتِ پاکؐ پر اشعار کا انتخاب کرکے، انھیں اُردو اشعار میں ڈھالتے ہوئے ترجمے کے ساتھ عربی متن بھی پیش کیا ہے۔

یہ مختصر، مگر اپنی قدر کے اعتبار سے بڑے بڑے دیوانوں پر بھاری کتاب، حُسنِ خیال اور حُسنِ بیان کا مرقع ہے کہ رسولؐ اللہ سے محبت و شیفتگی جس کے حرف حرف پھوٹتی ہے۔

جنابِ نعمانی اس عشق و سعادت کی راہ پر چلتے ہوئے، ۱۹۹۹ء میں حضرت کعب بن زہیرؓ کے مشہور قصیدے بانت سعاد اور ۲۰۰۲ء میں محمد بوصیری کے قصیدۂ بردہ کا مکمل اور منظوم ترجمہ بھی کرچکے ہیں۔ (سلیم منصور خالد)

مصادرِ سیرتِ نبویؐ، ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی۔ ناشر: دارالنوادر، الحمد مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۳۷۲۳۱۸۰۱۔ صفحات: حصّہ اوّل: ۶۴۰، حصّہ دوم: ۶۶۲۔ قیمت سیٹ: ۲۰۰۰ روپے۔

سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بنیادی مآخذ قرآن کریم ہے، پھر ازواجِ مطہراتؓ اور صحابۂ کرامؓ۔ ازاں بعد محدثین اور سیرت نگاروں نے اس مقدس کام کے لیے اپنی زندگیاں وقف کردیں۔